دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

فتویٰ نمبر 31822

برائے رابطہ
www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے دادا نے اپنی ساری جائیداد اپنی زندگی میں ہی اپنے بڑے بیٹے کے نام کرائی ہوئی تھی (جوکہ ہمارے بڑے چاچو) ہیں، اور اختیار دادا کا ہی تھا، چاچو نے دادا کی ساری جائیداد اپنے بھائیوں میں تقسیم کردی البتہ بہنوں کو کچھ نہیں دیا جبکہ والد (ہمارے دادا) آخری عمر میں بیٹیوں کو حصہ دینے کا وعدہ کرچکا تھا۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ جو جائیداد بڑے چاچو نے اپنے بھائیوں میں تقسیم کی اور ہمارے والد صاحب کو بھی حصہ دیا کیا اسمیں پھوپھیاں بھی حقدار ہیں یا نہیں؟

المستفتی
محمد عمران ولد عبدالمنان کبیر والا
0300-7545289

الجواب بتوفیق ملہم الصواب

باپ کی جائیداد کے جس طرح بیٹے حقدار ہیں اسی طرح بیٹیوں کو بھی شریعت نے حق دیا ہے، لہٰذا دادا کی جائیداد میں آپ کی پھوپھیاں بھی حقدار ہیں انکو حصہ دینا آپ پر لازم ہے، آپکے والد کے حصہ میں انکی بہنوں کا جو حصہ آیا اسکی واپسی آپکے ذمہ ہے۔

والدلیل علی ذالک

فی المشکوٰۃ ص ۲۶۶

من قطع میراث وارثہ قطع اللّٰہ میراثہ من الجنۃ۔

وفی الہندیۃ ج ۴ ص ۳۹۱

ولو وھب رجل شیئا لأولادہ وأراد تفضیل البعض علی البعض ...... عن ابی یوسف أنہ لا بأس بہ اذا لم یقصد بہ الاضرار فإن قصد بہ الاضرار سوی بینھم یعطی الابنۃ مثل ما یعطی الابن۔

واللہ اعلم بالصواب
کتبہ
نعمت اللہ تونسوی
از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

الجواب صواب
[illegible]
دار العلوم کبیر والا
۲۹/۳/۱۴۴۳ھ